Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

موسم سرما کے آداب و مسائل

منبر اللجنۃ العلمیۃ
36

22 نومبر 2019
24 ربیع الاول 1441ھج

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

بہ اہتمام
التبیان اسلامک سینٹر
لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

موسم سرما کے آداب ومسائل

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ موسم سرما کا اصل سبب ❁ موسم سرما کی فضیلت ❁ موسم سرما کے مسائل
❁ وضوسے متعلقہ مسائل ❁ نماز سے متعلقہ مسائل ❁ لباس سے متعلقہ مسائل
❁ ہم موسم سرما میں کیا کریں؟

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم :﴿ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِکَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ﴾

سامعین محترم! اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو اِس کائناتِ ہست و بود میں اللہ ربّ العزت کی تخلیق کے بے شمار مظاہر ہیں؛ ان ہی میں سے موسموں کا اختلاف بھی قدرت الٰہی کا عظیم مظہر ہے، اللہ تعالی نے جہاں انسانی مزاج وطبیعت، رنگ ونسل اور خاندان و قبیلے میں اختلاف رکھا ہے وہیں سال کے موسموں میں بھی تنوع وتغیر پایا جاتا ہے۔ عمومی طور پر اہل زمین سال بھر میں چار موسموں گرمی، سردی، بہار اور خزاں سے مستفید ہوتے ہیں۔

جب موسم تبدیل ہوتے ہیں تو ہمارے بعض مسائل میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے، اسی مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں موسم سرما سے متعلقہ احکام ومسائل ذکر کیے جائیں گے، تا کہ ان سے مستفید ہو کر موسم سرما سے بھرپور فائدہ حاصل کرسکیں۔

موسم سرما کا سبب:

کسی بھی چیز کے وجود سے پیچھے اس کا سبب ہوتا ہے، اسی طرح موسم سرما کے وجود کا بھی ایک سبب

ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

جہنم نے اپنے رب کے حضور میں شکایت کی اور کہا کہ اے میرے رب! میرے ہی بعض حصے نے بعض کو کھالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی، ایک سانس سردی اور ایک گرمی۔ تم انتہائی گرمی اور انتہائی سردی جوان موسموں میں دیکھتے ہو، اس کا سبب یہی ہے۔

صحیح البخاری: 3260، صحیح مسلم: ۶۱۵

موسم سرما کے فضیلت

موسم سرما مؤمن کیلئے ایک خصوصی اِنعام اور نیکیاں کمانے کا ایک بہترین موقع ہے جس میں ذرا سی مشقت کو جھیل کر نہایت آسانی سے اپنی نجات کا سامان کیا جاسکتا ہے اور آخرت کے بڑے بڑے ذخیرے جمع کیے جاسکتے ہیں، چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهُ فَصَامَ وَطَالَ لَيْلُهُ فَقَامَ

سردی کا موسم مؤمن کیلئے بہار کا موسم ہے، (چنانچہ) اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ روزہ رکھتا ہے اور راتیں طویل ہوتی ہیں جس میں وہ قیام کرتا (تہجّد پڑھتا) ہے۔

(سنن کبریٰ بیہقی: 8456، مسند احمد: ۱۱۷۱۶، حسن)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْعَابِدِيْنَ

سردی کا موسم عبادت کرنے والوں کیلئے غنیمت (لوٹنے کا موسم) ہے۔

(حلیة الأولیاء: 51/1، صحیح)

❁ عبید بن عمیر (تابع) فرماتے ہیں:

كَانَ يُقَالُ إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ طَالَ اللَّيْلُ لِصَلَاتِكُمْ، وَقَصُرَ النَّهَارُ لِصِيَامِكُمْ، فَاغْتَنِمُوا

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں) جب سردی کا موسم آتا تو کہا جاتا: اے اہل قرآن! رات تمہاری نماز تہجد کے لیے لمبی ہوگئی ہے اور دن تمہارے نفلی روزوں کے لیے چھوٹا ہوگیا ہے، لہٰذا اس سے

فائدہ اٹھاؤ۔

مصنف ابن ابی شیبة: ۳۴۹۹۱، صحیح

موسم سرما کے مسائل: وضو سے متعلقہ مسائل

① سردی میں وضو کرنے کی فضیلت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا،وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟

کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالی گناہ معاف کردے اور درجات بلند کردے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتلایئے!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ

(سردی وغیرہ کی) مشقت اور ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور مساجد کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا، پس یہی رباط (یعنی اپنے نفس کو اللہ کی اِطاعت میں روکنا) ہے۔

(مسلم:251)

② وضو میں پورے پورے اعضا دھونا:

موسم سرما میں بعض لوگ وضو کے معاملے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پورے اعضا کو صحیح طرح سے نہیں دھوتے۔ یہ طریقہ اس لیے صحیح نہیں ہے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح وعید موجود ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالیا اور عصر کا وقت آن پہنچا۔ ہم وضو کرنے لگے اور اچھی طرح پاؤں دھونے کی بجائے جلدی میں ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

ایڑیوں (سوکھی رہ جانے والیوں) کے لیے آگ کا عذاب ہے۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

صحیح البخاری:١٦٣

③ وضو والے اعضا صرف ایک ایک بار دھونا:

اگر کوئی شخص سردی سے بچتے ہوئے تین تین مرتبہ اعضا کو دھونے کی بجائے ایک ایک مرتبہ دھو لیتا ہے تو یہ صحیح ہے۔جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً مَرَّۃً

’’نبی نے ایک ایک مرتبہ (اعضا کو دھو کر) وضو کیا‘‘۔

صحیح البخاری:١٥٧

④ وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے بعد تولیہ کا استعمال کرنا ثابت ہے،جیسا کہ حدیث ہے:

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الوُضُوءِ.

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا (تولیا یا رومال) تھا،جس سے آپ وضو کے بعد اعضائے وضو کو پونچھا کرتے تھے‘‘۔

السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:٢٠٩٩

⑤ سخت سردی اور تیمم

اگر آدمی تندرست وتوانا ہونے کے باوجود اس سردی کی وجہ سے نہانے میں جان کا خطرہ محسوس کرے تو اس صورت میں بھی تیمم جائز ہے جیسا کہ صحیح بخاری (تعلیقاً) میں موجود ہے،چنانچہ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا:

((اِحْتَلَمْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ شَدِیْدَۃِالْبَرْدِ بَأ شْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَھْلِکَ فَتَیَمَّمْتُ،ثُمَّ صَلَّیْتُ بَأَ صْحَابِیْ صَلَاۃَ الصُّبْحِ،فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ :یَا عَمْرُوْ! صَلَّیْتَ أَصْحَابَکَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟))

’’ایک سخت سردی والی رات میں مجھے بدخوابی (احتلام کی وجہ) سے غسل کی ضرورت پیش آئی

،سردی کی سخت شدت سے ڈر گیا کہ ہلاک نہ ہوجاؤں،لہٰذا میں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا دی۔جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے تو میں نے آپ ﷺ کو سارا واقعہ بتایا۔واقعہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:اے عمرو!تو نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں ہی نماز پڑھا دی؟''

❁ سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے واقعہ ذکر کر کے بتایا کہ اس مجبوری کے وقت میں مجھے اللہ کا وہ ارشاد یاد آ گیا،جس میں فرمایا:

((وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْماً))(النساء۲۹)

''اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو،کچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر مہربان ہے۔''

لہٰذا میں نے تیمم کر کے نماز پڑھا دی:

(فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً)

نبی اکرم ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے اور آپ ﷺ نے کچھ نہ کہا۔

صحیح۔سنن ابی داود:(۳۳۴)

⑥ پگڑی اور جرابوں پر مسح:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ

''رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی دستہ بھیجا اور انھیں سردی لگ گئی۔پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے انھیں پگڑیوں اور تساخین (پاؤں کو گرم کرنے والی چیزیں،موزے اور جرابوں) پر مسح کرنے کا حکم دیا۔''

صحیح:سنن ابی داود:۱۴۶۔مسند احمد:۵/۲۷۷۔مستدرک حاکم:۱/۱۶۹۔سنن بیہقی:۱/۶۲۔صحیح ابی داود:۱۳۴۔

⑦ بُوٹوں پر مسح کرنا:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔''

صحیح:سنن ابن ماجہ:۵۶۰۔سنن بیہقی:۱/۲۸۵،۲۸۴۔طبرانی اوسط:۱۱۰۸

⑧ موزوں پر مسح کرنا:

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے نکلے تو سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے ہو لیے۔ پھر جب آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو انھوں نے آپ کے لئے پانی بہایا۔ آپ نے وضو کیا اور خفین (موزوں) پر مسح کیا۔"

صحیح بخاری، الوضو، باب المسح علی الخفین: ۲۰۳

نماز سے متعلقہ مسائل

① نماز میں منہ کو ڈھانپنا:

موسم سرما میں ٹھنڈک سے بچنے کے لیے گرم چادر یا رومال وغیرہ اوڑھ کر نماز پڑھنا تو درست ہے مگر منہ کو ڈھانکنا نہیں چاہیے، اس لیے اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلَاةِ

رسول اللہ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنے منہ کو ڈھانپ لے۔

حسن، سنن ابن ماجہ: ۹۶۶

② بکل مار کر نماز پڑھنا:

نماز میں کپڑے، چادر اور شال وغیرہ کو اس انداز سے لینا کہ اس سے سارا جسم لپیٹ میں آجائے اور ہاتھوں کا نکلنا مشکل ہو جائے۔ نماز میں یہ کیفیت اختیار کرنے سے رسول اللہ ﷺ سے منع فرمایا ہے، چنانچہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ،

"نبی کریم ﷺ نے نماز میں بکل مارنے سے منع فرمایا"۔

صحیح البخاری: ۳۶۷

❁ اسی طرح سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ، وَلَا يَشْتَمِلْ

اشْتِمَالَ الْيَهُودِ

جب تم میں سے کسی کے پاس (اوپر نیچے کے) دو کپڑے ہوں تو اسے چاہیے کہ دونوں کپڑوں میں نماز پڑھے اور ایک ہی کپڑا ہو تو اسے چاہیے کہ اسے ازار (تہبند) بنا لے اور یہودیوں کی طرح اپنے جسم پر نہ لپیٹے۔

صحیح۔سنن ابی داود:٦٣٥

③ دستانے پہن کر نماز پڑھنا:

دستانے پہن کر نماز پڑھنے کے جواز اور عدم جواز دونوں طرح کے موقفات اہل علم کے ہاں پائے جاتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ دستانے پہن کر نماز نہیں ہوتی اور وہ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بطور دلیل پیش کرتے ہیں، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أُمِرَ النَّبِيُّ صلّى الله عليه وسلم أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ، وَلاَ يَكُفَّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا: الجَبْهَةِ، وَاليَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالرِّجْلَيْنِ

نبی کریم ﷺ کو سات اعضا پر سجدہ کا حکم دیا گیا، اس طرح کہ نہ اپنے بالوں کو سمیٹتے اور نہ کپڑے کو (وہ سات اعضا یہ ہیں) پیشانی (مع ناک) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

(صحيح بخاري حديث:5787)

یہ بات تو صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ سات اعضا پر سجدہ کیا کرتے تھے، مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ ننگے بغیر کپڑوں کے ہوں۔ جیسے گھٹنے ہیں جن پر شلوار کا کپڑا آجاتا ہے اور جرابیں اور موزے پہننے کی صورت میں پاؤں کی کیفیت بھی یہی بنتی ہے۔

اس لیے اگر کوئی شخص دستانے پہن کر نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

④ چادر یا رومال وغیرہ کو لٹکا کر نماز پڑھنا:

نماز کے دوران کسی چادر یا رومال وغیرہ کو اِس طرح لٹکا لینا جس سے اُس کے دونوں کنارے زمین پر لٹک رہے ہوں، یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ "سدل" کہلاتا ہے اور سدل سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نبی کریم ﷺ نے نماز میں سدل اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی:378)

سردی کے موسم میں جو چادر وغیرہ اوڑھی جاتی ہے اس میں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا کوئی حصہ ٹخنوں سے نیچے نہ لٹک رہا ہو کیونکہ مَردوں کیلئے جس طرح اِزار شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز نہیں اِسی طرح اس حکم میں ہر وہ کپڑا بھی داخل ہے جو جسم پر موجود ہو، چنانچہ شلوار، پاجامہ، پینٹ، قمیص، جبہ، عمامہ، سردی وغیرہ سے بچاؤ کے لئے اوڑھی گئی چادر وغیرہ سب کا یہی حکم ہے کہ اُن کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا جائز نہیں، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فَفِي النَّارِ

تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں جائے گا

(صحيح بخاري حديث:5787)

⑤ سردیوں میں پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرنا:

موسم سرما میں شدت سردی کی وجہ سے پگڑی اور ٹوپی وغیرہ پر سجدہ کیا جاسکتا ہے، چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ))

''ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور گرمی کی شدت کی وجہ سے ہم میں سے بعض لوگ جائے سجدہ پر کپڑے کا کونہ رکھ لیتے تھے۔''

صحیح البخاری:۳۸۵

۞ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَتَّقِي بِفُضُولِهِ حَرَّ الْأَرْضِ وَبَرْدَهَا))

''نبی ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور اس کے فالتو حصے کو بچھا کر آپ ﷺ گرمی و سردی کی شدت سے تحفظ کرتے تھے۔''

مصنف ابن ابی شیبة (۱/۲۴۱) (۲۷۷۰)

۞ اسی طرح حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے:

((كَانَ القَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى العِمَامَةِ وَالقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ))

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کر لیتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔''

صحیح البخاری: (قبل الحدیث:۳۸۵)

⑥ بارش یا سخت سردی میں نمازیں جمع کرنا:

میدانِ عرفات ومزدلفہ اور عام سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے ادو کرنے کے علاوہ بعض اور مقامات اور حالات بھی ایسے ہیں کہ ان میں بھی جمع جائز ہے۔مثلاً بارش کے دن یا بارش کے ساتھ ساتھ سخت سردی والے دن جب کہ بار بار مسجد میں آنا مشکل ہو تو مسجد میں دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے، چنانچہ نافع رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد رات میں مقام ضجنان پر اذان کہی، پھر فرمایا:

'أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ'

آگاہ رہو! اپنی اپنی جگہوں میں نماز پڑھو۔

اور ہمیں آپ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو اذان کہنے کا حکم دیتے اور یہ بھی فرماتے کہ موذن اذان کے بعد یہ بھی کہہ دے: ''آگاہ رہو! اپنی اپنی جگہوں میں نماز پڑھو''۔

۞ حدیث کے آخری میں یہ:

فِي اللَّيْلَةِ البَارِدَةِ، أَوِ المَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ

یہ حکم سفر کی حالت میں، سردی یا بارش والی رات میں تھا''۔

صحيح البخاري: ٦٣٢، صحيح مسلم: ٦٩٧

⑦ بستر پر نماز پڑھنا:

وہ اشیا جنھیں جانماز بنا کر ان پر نماز پڑھنا جائز ہے، انہی میں سے ایک وہ جگہ اور چادر بھی ہے، جسے بستر یا بچھونے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو، جس پر لیٹا، بیٹھا اور سویا جاتا ہو اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ اس بستر پر مرد سوتا ہے یا عورت یا دونوں میاں بیوی کا بستر ہو، البتہ اس سلسلے میں جو بنیادی باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں، وہ یہ کہ ایک تو جگہ یا چادر پاک صاف ہونی چاہیے، کیونکہ یہ تو جانماز کے لیے اگر شرط نہیں تو کم از کم واجب ضرور ہے۔

دوسری بات کس کے کہنے کی بھی کوئی خاص ضرورت نہیں، کیونکہ وہ بڑی عام فہم ہے اور اسے تو ہر شخص جانتا ہی ہے کہ یہاں بستر سے مراد سونے کی جگہ یا چادر وغیرہ ہے، جسے عربی میں اور کتب حدیث میں ''فراش'' یعنی بچھونے کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔

اسی وضاحت کی روشنی میں آیئے وہ احادیث آپ کے سامنے پیش کریں، جن میں بستر یا بچھونے پر نبی

ﷺ کے نماز ادا کرنے کا ذکر آیا ہے، چنانچہ صحیح بخاری ''بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفِرَاشِ'' کے تحت امام صاحب رحمہ اللہ نے متعدد احادیث وارد کی ہیں، جبکہ اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لیے دو آثار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تعلیقاً ذکر کیے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے:

((وَصَلَّى أَنَسٌ عَلَى فِرَاشِهِ))

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے یا بستر پر نماز پڑھی۔''

صحیح البخاری:قبل الحدیث: ۳۸۲

صحابی رسول ﷺ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے اثر سے ثابت ہوا کہ انھوں نے بستر پر نماز پڑھی اور ان کے فعل کے صحیح ہونے کی تائید خود نبی کریم ﷺ کے عمل مبارک سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ صحیح بخاری کے متعدد مقامات پر صحیح ایک حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، جس سے ہر جگہ ایک نیا ہی مسئلہ ثابت کیا گیا ہے ،ایک جگہ اس سے بستر یا بچھونے پر نماز کا جواز اخذ کیا گیا ہے، چنانچہ اس میں وہ بیان کرتی ہیں:

((كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ، فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا))

''میں نبی کریم ﷺ کے سامنے سوئی ہوئی تھی اور میرے پاؤں آپ ﷺ کی جائے سجدہ پر ہوتے، جب آپ ﷺ سجدہ کرنے لگتے تو میرے پاؤں کو ہاتھ سے چوکا لگاتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ ﷺ کھڑے ہوجاتے تو میں پھر پاؤں پھیلا لیتی۔''

صحیح البخاری: ۳۸۲

۞ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ))

''نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے قبلے کی طرف اس بستر پر لیٹی ہوتیں، جس پر آپ دونوں سویا کرتے تھے۔''

صحیح البخاری: ۳۸۴

ان سب احادیث سے واضح ہوگیا کہ بستر کی جگہ اور بچھونے کی چادر کے اوپر نماز پڑھی جاسکتی ہے، صرف اس کا پاک ہونا ضروری ہے۔

⑧ ہیٹر (آگ) کے سامنے نماز پڑھنا:

بعض لوگ آگ کے سامنے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں امام حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلَاةَ إِلَى الْقُبُورِ، وَقَالَ بَيْتُ نَارٍ

وہ تنور کی طرف رُخ کیے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ آتش کدہ ہے۔

مگر صحیح بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص موسم سرما سے سردی سے بچنے کے لیے سامنے ہیٹر لگا لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے آگ کے سامنے نماز پڑھنا ثابت ہے، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز پڑھی اور فرمایا:

((أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ))

''مجھے آگ دکھائی گئی اور اتنا بھیانک منظر میں نے آج تک نہیں دیکھا۔''

صحیح البخاری: ۴۳۱

❁ اسی حدیث میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ وہ آگ آپ ﷺ کے عین سامنے لا کر دکھائی گئی تھی، دائیں بائیں سے نہیں، جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے الفاظ ہیں:

((يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ))

''اے اللہ کے رسول! ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے قیام کے دوران میں کوئی چیز پکڑی اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے کو ہٹ آئے تھے؟''

صحیح البخاری: ۷۴۸

❁ آپ ﷺ کے اس پیچھے ہٹ آنے کے الفاظ سے پتا چلتا ہے کہ وہ آگ آپ ﷺ کو سامنے سے دکھائی گئی۔ ایسے ہی صحیح بخاری و مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ کے الفاظ ہیں:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّيْ))

''میرے سامنے اس وقت آگ پیش کی گئی، جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔''

صحیح البخاری: قبل الحدیث: ۴۳۱

❁ صحیح بخاری کی اور حدیث کے الفاظ ہیں:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي))

''ابھی نماز کے دوران میں اس دیوار کے پاس میرے سامنے جنت اور جہنم پیش کی گئیں۔''

صحیح البخاری: ۴۲۹ے

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ آگ آپ ﷺ کے سامنے لائی گئی اور نماز کے دوران میں لائی گئی اور آپ کے قریب ہی تھی۔ان تمام امور پر نبی کریم ﷺ کا نماز نہ توڑنا،اس میں آگ (ہیٹر) کے سامنے نماز کے جواز کی دلیل ہے۔

لباس سے متعلقہ مسائل

① غیر مسلموں کا لباس پہننا:

ہمارے ہاں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو ایسے بازاروں کا رُخ کرتے ہیں، جہاں مستعمل سامان میسر ہوتا ہے،اور وہ لباس غیر مسلموں کے استعمال میں رہ چکا ہوتا ہے،ایسے لباس کو صاف کر کے استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

② تصاویر والے کپڑے پہننا:

جن کپڑوں پر کسی غیر مسلم کے مذہبی شعار کی تصویر ہو وہ لباس اور ایسی ہر چیز کا استعمال کرنا درست نہیں البتہ اگر اس سے مذہبی شعار کی شکل کو ختم کر دیا جائے تو پھر استعمال کر سکتے ہیں۔

③ ضرورت سے زیادہ لمبا لباس پہننا:

ازراہِ تکبر ضرورت سے زیادہ لمبا لباس پہننے کا رواج بھی ہمیشہ سے رہا ہے۔امراء، حکام، چودھری اور وڈیرے قسم کے لوگ تکبر کرتے ہوئے لمبا لمبا لباس پہنتے ہیں اور بسا اوقات تو چادریں ہی ایسی ہوتی ہیں جو نیچے زمین سے گھسٹ رہی ہوتی ہیں،اس کی اجازت نہیں ہے۔سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اَزَارَہ' خَسِفَ بِہٖ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

”ایک شخص اپنا ازار تکبر کی وجہ سے زمین پر گھسیٹ کر چل رہا تھا۔اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔“

[صحیح البخاری: ۵۳۴ے]

ہم موسم سرما میں کیا کریں؟

پہلا کام: فطری و طبعی چیزوں پر تسلیم و رضا:

سردی و گرمی ہو یا خزاں اور بہار سب اللہ کی جانب سے ہے اور ان میں سے ہر موسم میں اللہ تعالیٰ نے

اپنے بندوں کے لیے نجانے کتنی خیریں اور بھلائیوں کو پنہاں کر رکھا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں اپنے مالک اور پروردگار کے فیصلے پر دل وجان سے راضی رہیں اور زبان وقلب سے کسی بھی قسم کا گلہ شکوہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (البقرة:216)

"قریب ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور (حقیقت میں) وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور (حقیقت میں) وہ تمہارے لیے بری ہو"

ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ ہیں جو موسمی تبصروں میں کتنا ہی فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں، بلکہ بعض تو شعوری وغیر شعوری طور پر اپنے تبصروں میں رب تعالیٰ کے فیصلوں پر تنقید کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

حضرات محترم یاد رکھیں! سردی ہو یا گرمی سب اللہ ہی کی جانب سے ہے اس لئے انہیں بُرا کہنا شرعاً جائز نہیں، چنانچہ حدیث قدسی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے بیان فرماتے ہیں:

يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

آدم کا بیٹا مجھے گالی دیتا ہے، اس طرح کہ وہ زمانے کا گالی دیتا ہے، حالانکہ میں زمانہ ہوں، تمام امور میرے ہاتھ میں ہیں، رات ودن کو میں ہی پھیرتا ہوں۔

{صحیح البخاری: 4826، صحیح مسلم: 2246}

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانے کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ زمانے میں موسم اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ ہیں اور جو ان موسموں کو برا بھلا کہے گا، وہ درحقیقت وہ اللہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔

دوسرا کام: موسم سرما سے عبرت حاصل کیجئے:

اللہ تعالی نے نظامِ دنیا میں تغیر رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس میں آئے دن کے ہونے والے تغیرات اور اتار چڑھاؤ، رات اور دن کا آنا جانا، اور ان کا سردی اور گرمی میں طویل اور مختصر ہونا یہ سب قدرت کے عجائبات اور مظاہر ہیں جن سے اللہ کی معرفت اور اس کی پہچان حاصل ہوتی ہے اور ان میں غور کر کے انسان کو اپنے پیدا کرنے والے تک رسائی حاصل ہوتی ہے، اگر دیکھنے والی آنکھ ہو تو ہر چیز میں اللہ کی قدرت نظر

آتی ہے اور ہر تغیر اور حوادث میں اسے خلاّق عالم کی قدرتوں کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ (سورۃالنور ۴۴)

''اللہ تعالیٰ رات اوردن کو ادل بدل کرتا ہے، یقینا اس میں آنکھوں والے کے لیے یقینا بہت بڑی عبرت ہے''۔

لہٰذا ہمیں سردی کے موسم میں جبکہ دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہو جاتی ہیں ان میں غور وتدبّر کر کے عبرت حاصل کرنی چاہیے اوراس کے ذریعہ اللہ کو پہچاننے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ یہ سردی بھی انسان کے لیے اللہ تعالی تک پہنچنے اوراس کی پہچان کا ذریعہ ثابت ہو۔

تیسرا کام: اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کیجئے:

سردیوں کی ٹھنڈی ہواؤں اور ٹھٹھرتی راتوں میں بہر حال تکلیف تو ہوتی ہے، بالخصوص جبکہ گرم کپڑے ،لحاف اور سردی سے بچاؤ کا مناسب انتظام نہ ہو تو یہ تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے، پھر ان سرد اور ٹھنڈی ہواؤں میں بسا اوقات نزلہ زکام، کھانسی اور بخار وغیرہ بھی ہوسکتا ہے۔ ایسے میں ہمیں چاہیے کہ دل وجان سے اللہ کے فیصلہ پر راضی ہو کر صبر سے کام لیں اور اللہ سے عافیت کی دعا مانگتا رہے، کیونکہ یہی اس کے دکھوں کا مداوا اور یہی اس کے دردوں اور مصیبتوں کی دوا ہے۔

۞ رب تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ اللہ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ

''اللہ سے جو بھی چیزیں مانگی گئی ہیں ان میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے عافیت (دنیا وآخرت کی مصیبتوں سے نجات) مانگی جائے''

صحیح۔سنن الترمذی:۳۵۱۵

۞ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور روئے، اور ساتھ فرمایا:

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الأَوَّلِ عَلَى المِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: اسْأَلُوا اللَّهَ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ اليَقِينِ خَيْرًا مِنَ العَافِيَةِ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے پہلے سال منبر پر چڑھے اور روئے اور ساتھ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے

(گناہوں سے) عفوودرگزر اور مصیبتوں اور گمراہیوں سے عافیت طلب کرو، کیونکہ ایمان ویقین کے بعد کسی بندے کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی''۔

صحیح۔سنن الترمذی:۳۵۵۸

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پوچھا اللہ کے رسول! کونسی دعا بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَلْ رَبَّکَ العَافِیَةَ وَالمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُ فِی الیَوْمِ الثَّانِی فَقَالَ یَا رَسُولَ اللهِ أَیُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِکَ، ثُمَّ أَتَاهُ فِی الیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِکَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِیتَ العَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَأُعْطِیتَهَا فِی الآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ

''اپنے رب سے دنیا وآخرت میں بلاؤں ومصیبتوں سے بچا دینے کی دعا کر۔ پھر آپ کے پاس وہی شخص دوسرے دن بھی آیا، اور آپ سے پوچھا: کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے اسے ویسا ہی جواب دیا جیسا پہلے دیا تھا، وہ شخص تیسرے دن بھی آپ کے پاس حاضر ہوا، اس دن بھی آپ نے اسے ویسا ہی جواب دیا، مزید فرمایا: جب تمہیں دنیا وآخرت کی عافیت مل جائے گی تو سمجھ لینا تم نے کامیابی حاصل کر لی ہے''۔

مسند احمد: ۱۲۲۹۱ قال الارنوط: حسن لغیرہ

❁ عافیت کی چند مسنون دعائیں:

1۔اللَّهُمَّ اهْدِنِی فِیمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِی فِیمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِی فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِی فِیمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَیْتَ، إِنَّکَ تَقْضِی وَلَا یُقْضَى عَلَیْکَ، وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ

''اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں (داخل کر کے) جن کو تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں (داخل کر کے) جن کو تو نے عافیت دی ہے اور میری کارسازی فرما ان لوگوں میں (داخل کر کے) جن کی تو نے کارسازی کی ہے اور مجھے میرے لیے اس چیز میں برکت دے جو تو نے عطا کی ہے اور مجھے اس چیز کی برائی سے بچا جو تو نے مقدر میں کی ہے، تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جسے تو دوست رکھے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا، اے ہمارے رب! تو بابرکت اور بلند وبالا ہے''

صحیح۔ابو داود:۱۴۲۵

۲۔اَللّٰهُمَّ اغْفِرلِی ،وَارْحَمْنِی،وَاهْدِنِی ،وَعَافِنِی وَارْزُقْنِی

''اے اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما، مجھے عافیت سے نواز اور مجھے رزق عطافرما''

مسلم:۲۶۹۷

چوتھا کام: سردی سے بچاؤ کی تدبیر اختیار کرنا:

سردی جب آتی ہے تو اپنا آپ دکھاتی ہے،اس لیے اس میں اپنی وسعت اور حیثیت کے مطابق اس سے بچاؤ کے اسباب اور ذرائع اختیار کرنے چاہیے،تاکہ بیماریوں اور پریشانیوں سے بچا جاسکے۔چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

إِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَيْکَ حَقًّا

یقیناً تیرے نفس کا تیرے اوپر حق ہے۔

ابو داود:۱۳۶۹

پانچواں کام: موسم سرمامیں روزہ رکھیں:

چونکہ موسم سرما میں راتیں لمبی اوردن چھوٹے ہوتے ہیں،اس لیےان دنوں کی قدر کرتے ہوئے ان میں رمضان میں چھوٹے ہوئے روزے یا نفلی روزے (ایام بیض،سوموار اور جمعرات وغیرہ کے) رکھنے چاہیے، کیونکہ اس موسم میں روزہ رکھنا انتہائی معمولی عمل ہے،لیکن رب العالمین کے ہاں ان کا اجر بہت بڑا ہے، چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَة ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي،لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ

انسان جوبھی نیک عمل کرتا ہے،اس کا اجر اسے دس گنا سے لےکر سات سو گنا تک ملتا ہے۔لیکن روزے کے بابت اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ یہ عمل (چونکہ) خالص میرے لئے ہے،اس لئے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔(کیونکہ) روزے دار صرف میری خاطر اپنی جنسی خواہش،کھانا اور پینا چھوڑتا ہے۔روزے دار کے لئے دوخوشیاں ہیں: ایک خوشی اسے روزہ کھولتے وقت حاصل ہوتی ہے اوردوسری خوشی اسے اس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اورروزے دار کے

منہ کی بواللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

صحیح مسلم:1151

روزہ کے اجروثواب کے حوالے سے ایک روایت سے کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت سے دور کر دیتا ہے۔

صحیح البخاری:2840

چھٹا کام: نمازتہجد کا اہتمام کیجئے:

تہجد اور شب بیداری اللہ تعالی کے نیک بندوں اور جنت کے وارثین کا شیوہ رہا ہے، ارشاد ربانی ہے:

كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ{الذاريات :17،18 }

وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔

❁ اسی طرح مزید فرمایا:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا{ الفرقان : 64}

اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں۔

❁ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ، وَمَنْهَاةٌ عَنْ الإِثْمِ، وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ

قیام اللیل (تہجد کی صلاۃ) کو اپنے لیے لازم کرلو، کیوں کہ تم سے پہلے کے نیکوں کاروں کا یہی طریقہ ہے اور یہ تمہارے لیے اللہ سے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ اور برائیوں سے بچ رہنے کا ایک آلہ ہے۔

{سنن الترمذی:3549، صحیح}

ساتواں کام: موسم سرما کی تکالیف میں صبر دامن گیر رہے:

رب تعالیٰ کی بندوگی وفرمانبرداری کرتے ہوئے وقت موسم سرما کی ٹھنڈی ہوائیں اور ٹھٹھرتی راتیں بظاہر رکاوٹ تو بنتی ہی ہیں، اس لیے صبر سے کام لینا چاہیے، کیونکہ بندہ مومن اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ صبر

کرنے والوں کے لیے بے حساب آسانیاں والا معاملہ فرماتا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ {الزمر :10}

صبر کرنے والوں کو انکا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

❁ اور جو شخص صبر کرنا چاہتا ہے، اللہ اسے صبر کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

اور جو صبر کرنا چاہتا ہے اللہ تعالی اسے صبر کی توفیق دے گا اور (یاد رکھیں!) صبر سے بہتر اور وسیع تر کوئی عطیہ کسی شخص کو نہیں دیا گیا۔

{صحیح البخاری: 1469 الزکاۃ، صحیح مسلم: 1053 الزکاۃ بروایت ابو سعید الخدری}

آٹھواں کام: غریبوں کے کام آنا:

سردی کے موسم میں کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس سردی سے بچاؤ کے اسباب نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کے پاس اتنے وسائل ہوتے ہیں کہ اس کو خرید سکیں، ایسے لوگوں کا موسم سرما کس طرح گزرتا ہے؟ اس کو ان کے علاوہ کون ٹھیک سے جان سکتا ہے؟

نرم و گرم بستر میں سونے والو! اپنے معاشرے میں رہنے والے اپنے غریبوں کا احساس کیجئے اور ان کی مدد کیجئے، اللہ آپ کی مدد کرے گا، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا ، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

جو مسلمان شخص کسی مومن آدمی سے دنیا کی کوئی سختی دُور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دُور کر دے گا۔ اور جو شخص کسی مفلس کو مہلت دے گا اللہ تعالیٰ اس پر آخرت اور دنیا میں آسانی فرما دیں گے۔

نوواں کام: دوسروں کو تکلیف دینے سے گریز کرنا:

موسم کوئی بھی ہو، اپنے مسلمان بھائیوں کو کبھی بھی تکلیف سے دوچار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ہوتا ہی وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ بچے رہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

''(حقیقی) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے''

صحیح البخاری ۱۰

موسم سرما میں بھی اس اصول اور ضابطہ کا بطور خاص لحاظ رکھنا چاہیے اور کسی بھی ایسے کام سے بچنا چاہیے جس سے دوسروں کو تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو مثلاً:

آتی جاتی سردی میں جبکہ بعض لوگوں کو کسی قدر گرمی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے تو وہ پنکھا چلا کر اپنی راحت اور دوسروں کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ ② وضو وغیرہ کر کے گیلے ہاتھوں سے دوسروں سے مصافحہ وغیرہ کرتے ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ③ روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کیلئے کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے بعض اوقات دوسروں کو ناگواری سے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ④ آتے جاتے دروازوں کو کھول دیتے ہیں جس سے گھر اور کمرے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو پریشانی ہوتی ہے۔ ⑤ کسی جگہ گرم پانی کا محدود انتظام ہونے کے باوجود بعض لوگ اس کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جس سے دوسرے کئی لوگ گرم پانی سے محروم اور ٹھنڈے پانی کے استعمال پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

یہ اور اس جیسے کئی تکلیف دہ امور ہیں جنہیں معمولی سی توجہ دینے کی وجہ سے سمجھا بھی جا سکتا ہے اور بچا بھی جا سکتا ہے لیکن غفلت اور بے فکری کی وجہ سے اسکا اہتمام نہیں ہوتا۔

دسواں کام: جہنم کی سردی کا استحضارہ اور اس سے اللہ کی پناہ مانگنا:

رب تعالیٰ نے دنیائے کائنات میں کچھ جگہیں، کچھ موسم اور کچھ حالات ایسے بنا رکھے ہیں جو انسان کو آخرت کی یاد دلاتے ہیں، انہیں چیزوں میں ایک گرمی اور سردی ہے، کیونکہ ہماری عقیدہ ہے کہ گرمی و سردی جہنم کے سانس لینے سے ہے، یہی وجہ ہے کہ جب انسان ناقابل برداشت گرمی یا سردی محسوس ہوتی ہے تو اسے جہنم یاد آ جاتی ہے، کیونکہ جہنم میں گرمی کے ساتھ سردی کا عذاب بھی دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے بارے میں فرمایا:

لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا [الدھر -۱۳]

وہاں نہ دھوپ کی حدت دیکھیں گے نہ سردی کی شدت۔

اس کا مطلب ہے کہ جہنم میں گرمی اور سردی کا عذاب ہے، اس لیے اس عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے، کیونکہ جہنم سے پناہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ انسان کو جہنم سے پناہ دے دیتا ہے، چنانچہ سیدنا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا سَأَلَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثًا، إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَلَا اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ مُسْتَجِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، إِلَّا قَالَتِ النَّارُ: اللهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

جو مسلمان بھی تین بار اللہ تعالی سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت بطور سفارش اللہ تعالی سے عرض کرتی ہے کہ اے اللہ اس بندے کو جنت میں داخل فرما دے اور جو مسلم بندہ اللہ تعالی سے تین بار جہنم سے پناہ چاہتا ہے اے اللہ تو اسے جہنم سے پناہ دے۔

مسند احمد:۲۰۔۴۲(۱۲۵۸۵)،قال الارنؤط:حسن

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416